ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6 ,Issue No.1(2024)
(January to March)

خیبر پختونخوا کے اُردو ادب اطفال میں مرد لکھاریوں کا کردار

(شائع شدہ کتب کے تناظر میں)

The role of male writers in Urdu children's literature of Khyber Pakhtunkhwa(in the context of published books)

ڈاکٹر راج محمد آفریدی

ماہر مضمون اُردو، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول تہکال بالا، پشاور

ڈاکٹر سلمٰی

لیکچرار، شعبہ اُردو، شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونی ورسٹی، پشاور

ڈاکٹر رقیہ بانو

صدر شعبہ اُردو، یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

Dr.Raj Muhammad Afridi

Subject Specialist Urdu, GHSS Tehkal Bala Peshawar.

Dr.Salma

Lecturer, Department of Urdu, Shaheed Benazir Women University, Peshawar.

Dr.Ruqayya Bano

Head of Urdu Department ,University of Science and Technology , Bannu

Abstract:

Literature reflects the conditions of its time. Literature exhorts man to follow the path of goodness and stay away from evil. This is also the case with children's literature. While creating literature for children, care should be taken to include the admonitions in it in a good manner so that the children are not bored. Undoubtedly, writing for children is an art and it is not an easy task. Perhaps this is the reason why the number of children's writers is less in Urdu literature as compared to other genres. This analysis is to some extent correct that in the beginning, our writers ignored this genre and acted carelessly, but in the 21st century, an increase in the promotion of children's literature was seen in Khyber Pakhtunkhwa. In children's literature, it is most important that whatever is written is written for children. For children, such topics should be chosen which are the cause of their interest and prove helpful in their mental development.

Keywords: Literature reflects, children's literature, Undoubtedly, 21st century, Khyber Pakhtunkhwa, mental development

ادب اپنے دور کے حالات کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اپنے دور کے ہر اچھے اور برے پہلو کو محفوظ رکھتا ہے۔ ادب انسان کو اچھائی کی راہ پر چلنے اور برائی سے دوری اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہی پہلو ادب اطفال کا بھی ہے۔ کتابیں خاموش صلاح کار ہوتی ہیں۔ وہ چپکے چپکے بچوں کے ذہنوں میں پیغامات ثبت کر دیتی ہیں۔ اس لیے بچوں کے ادیبوں پر دو طرح کی ذمہ داریاں عائد ہوتی

ہیں۔ ایک یہ کہ ادیب جو کچھ بھی لکھے اس میں بچوں کی تربیت کا سامان ہوں اور دوسری یہ کہ وہ بچوں کے لیے تفریح کا باعث بھی بنے۔ بچوں کے لیے ادب تخلیق کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اس میں نصیحت آمیز باتوں کو اچھے انداز میں سمو دیا جائے جس سے بچے بیزار نہ ہوں۔ بچوں کے لیے تفریحی باتوں کو بھی اس انداز میں بیان کیا جائے جس کو پڑھنے میں بچے دل چسپی لیں۔

بلاشبہ بچوں کے لیے لکھنا ایک فن ہے اور یہ آسان کام نہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دیگر اصناف کے مقابلے میں اردو ادب میں بچوں کے لکھاریوں کی تعداد کم ہے۔ نقاد روز اول سے یہ رونا رو رہے ہیں کہ پاکستان خصوصاً خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادب کی رفتار کچھوے کی رفتار سے بھی سست ہے۔ یہ تجزیہ کسی حد تک درست ہے کہ اوائل میں اس صنف سے ہمارے ادبا نے چشم پوشی کر کے لاپرواہی برتی مگر اکیسویں صدی میں خیبر پختونخوا میں ادب اطفال کی ترویج میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔ یہی وجہ ہے کہ آج متعدد ادبا کی اس صنف میں کئی کتب شائع ہوئی ہیں۔ بچوں کا ادب کیا ہے؟ سادہ اور آسان پیرائے میں بچوں کے لیے دل چسپ ادب تخلیق کرنا بچوں کا ادب کہلاتا ہے جس سے بچے لطف و مسرت حاصل کر سکیں، موضوع کوئی بھی ہو، بس پیرایہ بیان شگفتہ ہو۔ جس میں ادیب بچہ بن کر بچوں کے لیے لکھتا ہے۔ ڈاکٹر سلیم اختر ادب اطفال کی تعریف کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "بچوں کا ادب ایسے تحریروں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں دوڑ پیچھے کی طرف کے مصداق ادیب بچہ بن کر بچوں کے لئے لکھتا ہے۔"(۱)

ادب اطفال میں یہ بات سب سے اہم ہے کہ جو کچھ لکھا جائے وہ بچوں کے لیے ہی لکھا گیا ہو۔ بچوں کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کرنا چاہیے جو ان کی دل چسپی کا باعث ہو اور ان کی ذہنی نشو نما میں مددگار ثابت ہوں۔ اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان کے تمام صوبوں میں بچوں کے لیے ادب تخلیق کیا جارہا ہے جس میں خیبر پختونخوا بھی شامل ہے۔ گیان چند بچوں کے ادب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "بچوں کا ادب بھی الگ صنف نہیں، بچوں کی نظمیں، بچوں کی کہانیاں، نظموں اور کہانیوں کی ذیلی اقسام ہیں۔ اس لئے دنیا کے ہر ادب میں بچوں کے لئے ادیبوں کے گراں قدر خدمات ملتی ہیں۔"(۲)

خیبر پختونخوا میں بچوں کے لیے جو ادب تخلیق ہوا ہے، اس کی بنیاد رکھنے والوں میں جن لکھاریوں نے اہم کردار کیا ان میں رضا ہمدانی، خاطر غزنوی، مشتاق شباب، احسان طالب وغیرہ شامل ہیں۔ لکھاریوں کی ایک بڑی تعداد نے بچوں کے لیے ٹی وی ڈرامے بھی لکھے جن میں اے ایس پردیسی، غلام محمد قاصر، میثاق حسین زیدی، خاطر غزنوی، فقیر حسین ساحر، طٰہٰ خان، محمود الرؤف کے نام اہم ہیں۔ اس کے ساتھ متعدد ادبا نے خود کو اخبارات و رسائل تک محدود رکھا جن میں نوجوان لکھاریوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔ عنوان سے مطابقت رکھنے کی خاطر اس آرٹیکل کو شائع شدہ کتب کے تناظر میں پیش کیا جارہا ہے۔ پس یہاں ان مرد ادیبوں کا ذکر کیا جارہا ہے جن کی بچوں کے لیے تصنیفات منظر عام پر آئی ہیں۔

رضا ہمدانی: رضا ہمدانی کی کتاب "بچوں کی کہانیاں" مرتب کردہ ہے۔ اس میں موصوف نے چند لوک کہانیوں کا انتخاب کیا ہے، بعض کے تراجم بھی پیش کیے ہیں۔ انہوں نے آسان پیرائے میں بچوں کے لیے دل چسپ کہانیوں کو پیش کیا ہے۔ انہوں نے منظر نگاری پر خوب توجہ دی ہے اور بچوں کی ذہنیت کے مطابق چھوٹے چھوٹے مناظر پیش کیے ہیں۔ ایک منظر ملاحظہ ہوں:

> "ایک رات جب وہ (بادشاہ) بستر پر سونے کے لئے گیا تو اس کے کانوں میں ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز

آنے لگی، موسیقی اتنی میٹھی اور پیاری تھی کہ اسے نیند آنے لگی اور وہ گہری نیند سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ وہ ایک گھنے میں کھڑا ہے جہاں ہر طرف پانی کے چشمے گنگنا رہے ہیں، درختوں پر پرندے چہچہا رہے ہیں۔ اس میں ماحول میں اسے بڑا سکون ملا اور وہ ایک چشمے کے کنارے بیٹھ گیا اور چلوؤں سے پانی پینے لگا۔"(۳)

"بچوں کی کہانیاں" میں شامل چند کہانیوں کے عنوانات یہ ہیں: جام شہزادی، خدا پر بھروسہ، ڈائن، نیک نیتی کا پھل، شیر اور مئیر، نیت کا کھوٹ، ہمت کی جیت، فضول خرچ سخی، بڑھیا اور کوا، مٹر کا دانہ، خوش بخت چشمہ، خالو لم دراز، آدھا بھائی، اچھے بچے برے بچے، جیسی کرنی ویسی بھرنی، بادشاہ کی غلطی، جل پری، عقل مند شہزادی، سرخ پھول، پری کھلونا، عاشق کا گوشت، بوڑھا سربن، شہزادہ سیف الملوک وغیرہ۔

خاطر غزنوی: ادبیات خیبر پختونخوا کی خوش قسمتی رہی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد یہاں اردو ادب کی آبیاری کی ذمہ داری ایسے ادیبوں نے سر لی جنھوں نے اردو ادب کے لیے کل وقتی طور خود کو وقف کر رکھا تھا۔ انہی ادیبوں میں خاطر غزنوی بھی شامل ہیں۔ خیبر پختونخوا میں اردو ادب کے بنیاد گزاروں کی فہرست خاطر غزنوی کے بغیر نامکمل ہے۔ انہوں نے ادب عالیہ سمیت ادب اطفال میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ ان کی کتابوں میں ایک شعری مجموعہ "ننھی منی نظمیں" کے عنوان سے ۱۹۶۸ء میں انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ بچوں کے لیے خاطر غزنوی کی دوسری کتاب ان کا سفر نامہ "دیکھیں اپنا پاکستان" ہے۔ "ننھی منی نظمیں" میں خاطر غزنوی نے چھوٹی چھوٹی بحروں میں بچوں کی ذہنیت کے مطابق نظمیں پیش کی ہیں۔ مجموعے میں شامل نظموں میں دل چسپی سمیت بچوں کے لیے مثبت اسباق کا درس اور معلومات بھی موجود ہیں۔ خاطر غزنوی نے بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر نظمیں تخلیق کی ہیں۔ یہ نظمیں موسیقیت اور غنائیت سے بھرپور ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

میلے کو اب جائیں گے ہم　　اچھی چیزیں کھائیں گے ہم
ٹافی بسکٹ اور مٹھائی　　عید آئی عید آئی(۴)

بچوں کے خاطر غزنوی کی نثری تخلیق "دیکھیں اپنا پاکستان" کے نام سے ہے۔ یہ موصوف کا بچوں کے لیے لکھا ہوا بہترین سفر نامہ ہے جس میں مصنف نے عمدہ اور آسان زبان میں بچوں کو پاکستان کی سیر کروائی ہے۔ انہوں نے باپ بیٹے کے خوب صورت مکالموں کی مدد سے مذکورہ سفر نامہ تخلیق کیا ہے۔ خاطر غزنوی نے ان تمام شہروں، بڑی بڑی عمارتوں، تاریخی جگہوں کے ذکر سے بچوں کی معلومات میں اضافہ کیا ہے۔

محسن احسان: ادبیات خیبر پختونخوا میں محسن احسان کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ خیبر پختونخوا میں شاعری کے میدان میں ان کا نام ہمیشہ معتبر شعرا میں لیا جاتا ہے۔ بچوں کے ادب کے سلسلے میں محسن احسان کی واحد شعری تخلیق "پھول پھول چہرے" ہے۔ اس مجموعے میں کل ۱۴ نظمیں شامل کی ہیں۔ روایتی انداز اپنا کر محسن احسان نے 'حمد' سے مجموعے کا آغاز کیا ہے۔ انھوں نے نہایت آسان زبان میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی ہے۔

آؤ کریں تعریف ہم اس کی　　آؤ کریں تعریف
سورج چاند بنائے جس نے　　پیارے پھول کھلائے جس نے
جس نے دن اور رات بنائے　　مٹی سے جو پھول اگائے(۵)

عارف علی غوری: "گنگناتے گیت" میں عارف علی غوری نے نہایت سلیس انداز میں بچوں کے لیے نظمیں، گیت اور پہیلیاں شامل کی ہیں۔ بچوں کو پہیلیاں بہت پسند ہوتی ہیں۔ غوری صاحب نے بچوں کی پسند کو دیکھتے ہوئے مذکورہ مجموعے میں پہیلیاں بھی شامل کی ہیں۔ ایک پہیلی دیکھیں:

میری رنگت کالی کالی　　میری بہنیں رنگ برنگی
چاہو مجھ کو چھڑی بنالو　　جب تم چاہو مجھے لگالو
بارش، دھوپ سے تم کو بچاؤں　　انسانوں کے کام میں آؤں "(۶)

غوری صاحب نے ان شعری کلمات میں سائنسی مضامین بھی شامل کیے ہیں۔ انھوں بچوں کو ایک طرف سبزیوں کی کاشت کا طریقہ سکھایا ہے تو دوسری طرف ایک بہت پرانی مخلوق ڈائی نوسار کی تاریخ بھی بیان کی ہے۔ نظم "ڈائی نوسار" کے آغاز میں شاعر نے ڈائی نوسار کا تعارف کچھ یوں کیا ہے:

اب سے لاکھوں سال پہلے ڈائی نوسار　　رہ رہے تھے جنگلوں میں بے شمار
ان کی موٹی کھال، لمبی تھیں دمیں　　کچھ کے کانٹے، کچھ کی لمبی گردنیں
کچھ کے پاؤں چار ہوتے، کچھ کے دو　　کچھ پروں والے بھی تھے، اڑتے تھے وہ(۷)

غوری نے اپنی تخلیقات کو خوب صورت عنوانات سے نوازا جن میں سے چند یہ ہیں:

رات کو جلدی سونا، آئیں کتابیں پڑھیں، طوطے کی فریاد، بیج سے پودا، ڈائی نوسار، پشاور کی سیر وغیرہ۔

شجاعت علی راہی: خیبر پختونخوا میں ادب اطفال کی توانا آواز کا نام شجاعت علی راہی ہے۔ راہی نے بچوں کے لیے نظم و نثر میں تواتر سے لکھا۔ آپ نے بچوں کی ذہنیت کے مطابق دل چسپ پیرائے میں فکشن کے راستے بچوں کو سائنسی معلومات فراہم کیں۔ ادب اطفال میں راہی صاحب کی متعدد کتب شائع ہوئی ہیں جن میں دو کہانیوں کے مجموعے "ہم نے زردہ کھایا" اور "چڑیوں کی چہکار"، اسی طرح نو ناولٹ "ماں"، "سرخ سیارہ"، "بولتے برگد"، "ڈائناسور کیوں غائب ہوگئے؟"، "بلی کی آپ بیتی"، "کبوتر"، "باغی چیونٹیاں"، "تتلیوں کا میلہ" اور "سفید پرندوں کا جزیرہ"، ڈراموں میں راہی کے دو مجموعے "بچے ہوں تو ایسے ہوں" اور "شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا" شائع ہوئے ہیں۔ ان کی شعری تخلیقات میں "نرم شگوفے"، "مطلب بے مطلب"، "ذرا سوچو تو"، "الف سے امی" اور "مشاعرے" شامل ہیں۔ "چڑیوں کی چہکار" سو کہانیوں پر مشتمل مجموعہ ہے جن میں مختلف موضوعات کے ذریعے شجاعت علی راہی نے بچوں کو مثبت پیغام دینے کی کوشش کی ہے۔ کتاب میں شامل کئی کہانیاں ڈراؤنی اور فکری لحاظ سے بچوں کے لیے موزوں نہیں۔ مثلاً ایک کہانی "طالبان، مردوں کے درمیان" میں مصنف نے طالبان کے متعلق کہا ہے کہ وہ قبروں سے مردوں کو نکال کر انہیں خودکش جیکٹ پہنا کر مختلف ٹاسک حوالے کرتے ہیں۔ مکالمہ ملاحظہ ہو جب طالبان مردوں سے کہتے ہیں:

> "شہروں اور دیہاتوں میں اب وہ لوگ خال خال ہی رہ گئے ہیں جو خودکش دھماکے کر سکیں۔ اس لئے اب تم اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ جیکٹ لو اور پہن لو اور جو جو مقامات تمہیں بتائے جارہے ہیں، تم نے صبح رش کے اوقات میں بروقت وہاں پہنچ کر خودکش دھماکے کرنے ہیں۔"(۸)

اس مجموعے میں موجود کئی کہانیوں میں مزاح کا عنصر بھی شامل ہے جو بچوں کو پسند ہوتا ہے۔ اسلوب کے حوالے سے کافی کہانیاں اہم ہیں مگر بعض کہانیوں میں مشکل الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔ "سرخ سیارہ" ناولٹ میں بچوں کو مریخ کے متعلق عام فہم انداز میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اسی طرح "ماں" میں مصنف نے ماں کی اہمیت اور ممتا کی محبت کی پرچھائیاں بکھیری ہیں۔ "نرم شگوفے" میں سادہ زبان میں بچوں کے لیے لکھی گئی نظموں کا مجموعہ ہے۔ "الف سے امی" میں بچوں کی ذہنیت کے مطابق نو نظمیں شامل ہیں۔ اسی کتاب میں شامل حمد کے اشعار ملاحظہ ہوں:

تیرا۔۔۔میرا	سب کا۔۔۔سچا
اونچا۔۔۔اعلیٰ	عالی۔۔۔والی
قائم۔۔۔دائم	خالق۔۔۔رازق(۹)

عنایت اللہ فیضی: ضلع چترال سے تعلق رکھنے والے نامور کالم نگار، مضمون نویس اور سفر نامہ نگار عنایت اللہ فیضی کا نام خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادیبوں کی فہرست میں شامل ہے۔ بچوں کے ادب کے سلسلے میں آپ کی واحد تصنیف "بچوں کا چترال" ہے۔ یہ ڈرامائی تکنیک میں لکھا گیا مختصر و معلوماتی سفر نامہ ہے۔ جس میں آسان پیرائے میں چترال کا تعارف کیا گیا ہے۔ یہ بچوں سمیت بڑوں کے لیے بھی سود مند ہے۔ ڈاکٹر یار محمد مغمومؔ خٹک: پروفیسر ڈاکٹر یار محمد مغمومؔ خٹک نے "بچوں کی لوک کہانیاں" میں سادہ اسلوب میں بچوں کی ذہنیت کے مطابق مختلف کہانیاں پیش کی ہیں۔ ان کہانیوں میں زیادہ تر پشتو روایت سے جڑی لوک کہانیاں شامل ہیں۔ بچے کہانیوں میں تجسس پسند کرتے ہیں اور مغمومؔ خٹک نے اس خصوصیت کو جگہ جگہ استعمال کیا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

> "دوسرے دن پھر آمنہ اور امین اس مکان کے اندر چلے گئے۔ اور پھر ہیرے جمع کرنے لگے۔ وہ ہیرے نکالنے میں ہی مشغول تھے کہ ان کی نظر ایک بڑے دروازے پر پڑی۔ دونوں بہت حیران ہوئے اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ زمین کے اندر اتنا بڑا دروازہ کہاں سے آیا؟ ابھی وہ آپس میں باتیں ہی کر رہے تھے کہ ان کی نظر ایک بڑے سانپ پر پڑی جو سو رہا تھا۔ انہوں نے سانپ کے اوپر پتھر برسانے شروع کر دئے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے۔ سانپ کو مارنے کے بعد مرے ہوئے سانپ کو پرے دھکیل دیا اور کافی زور لگانے کے بعد دروازہ کھول دیا۔"(۱۰)

ڈاکٹر پرویز مہجور خویشکی: خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادب کا آغاز لوریوں اور لوک گیتوں سے ہوا ہے۔ بچوں کو نظموں اور گیتوں کی صورت میں خیبر پختونخوا کے پشتو شعرا کے کلام کا تحقیقی جائزہ ڈاکٹر پرویز مہجور خویشکی نے لیا ہے۔ موصوف نے محققانہ انداز اپنا کر بچوں کے لیے پشتو لوک گیتوں کو "بچوں کے روایتی گیت" کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں پشتو کے معروف گیتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

> "بچوں کے گیتوں میں سب سے زیادہ مشہور اور گایا جانے والا گیت (اکو بکو) والا گیت ہے۔ یہ بچے بھی گاتے ہیں۔ دیگر گیتوں کی طرح اس گیت میں بھی مختلف علاقوں کے حوالے سے الفاظ اور مصرعوں کا تھوڑا بہت ردوبدل پایا جاتا ہے لیکن اس کا ردم ہر جگہ ایک جیسا ہوتا ہے۔"(۱۱)

موصوف نے ان گیتوں کا لفظی اردو ترجمہ کیا ہے جو ترجمے کے فن کے مطابق نہیں۔ یہی تراجم اگر منظوم صورت میں ہوتے تو اس کتاب کی ادبی وقعت میں اضافہ ہوتا۔ اس کے ساتھ کتاب ھٰذا میں تذکیر و تانیث کی بے تحاشا غلطیاں موجود ہیں۔

محمد شاہد آف رستم: محمد شاہد آف رستم کی کتاب "پشتو لوک کہانیاں" میں مرتب نے مختلف کہانیاں شامل کی ہیں جن میں چند ہی کہانیاں بچوں کی ذہنیت کے مطابق ہیں۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ کہانیوں کو بڑی مہارت سے اردو کے قالب میں ڈالا گیا ہے۔ اس میں انبیا کے قصے بھی ہیں اور جابہ جا پشتو اشعار کا استعمال بھی ہے۔ اس میں پشتو اشعار کا من و عن ترجمہ کی بجائے منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہو:

"ماچنچنے ماچنچنے علامہ اقبال کی نظم "پرندے کی فریاد" کیطرح منظوم کہانی۔ ایک شہزادہ پرندے کو زخمی کرتا ہے وہ بادشاہ کو فریاد کرتا ہے اور سارا حال سناتا ہے۔

سیلیی باران باران بہ راشی ماچنچنے　　زماواڑہ بچی بہ یوسی ماچنچنے

طوفان ہو گا اور آندھی آئیگی ماچنچنے　　میرے بچوں کو بہالے جائینگے ماچنچنے" (۱۲)

مشتاق مجروح یوسفزئی: مشتاق مجروح نے اپنی کتاب "مشاہیر خیبر پختونخوا" میں 20 شخصیات کا ذکر کیا ہے۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں: بایزید انصاریؒ، اخون درویزہ باباؒ، خوشحال خان خٹکؒ، عبدالرحمان باباؒ، حاجی فضل واحد، صاحبزادہ عبدالقیوم خان، مولوی فضل محمود مخفی، ڈاکٹر خان صاحب، مولانا عبدالرحیم پوپلزئی، خان عبدالغفار خان، سردار محمد اورنگزیب خان، سردار عبدالرب نشتر وغیرہ۔

اسماعیل گوہر: اسماعیل گوہر نے ۲۰۲۱ء میں پشتو لوک کہانیوں کو شائع کیا تھا۔ انہی کہانیوں کو پھر ۲۰۲۲ء میں اُردو میں شائع کیا گیا۔ اس مجموعے میں کل ۶۳ کہانیاں ہیں۔ مصنف کے بقول ساری کہانیاں بچوں کے لیے نہیں اور یہ بات درست بھی ہے کہ اس میں کئی ایسی کہانیاں ہیں جو فکری لحاظ سے بچوں کی ذہنیت کے مطابق نہیں۔

ممتاز حسین: آپ نے چترال کی لوک کہانیوں کو جمع کر کے کھوار زبان سے اردو میں ترجمہ کر کے ادب اطفال کے دامن کو وسعت دی۔ "شلوغ" میں کل ۱۴ کہانیاں شامل ہیں۔ اس کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ ان کہانیوں میں چترال کی روایات و ثقافت کا اظہار بھی جگہ جگہ ہوا ہے۔

ڈاکٹر الطاف احمد شاہ: بچوں کے لیے ڈاکٹر الطاف احمد شاہ کی پہلی کاوش "بولتے پھول" ہے جس میں بچوں کے لیے 6 مختصر ڈراموں کو پیش کیا ہے۔ جو مختلف موضوعات پر مبنی ہیں۔ ڈراموں میں درج ہدایات سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ ریڈیو ڈرامے ہیں۔ "بولتے پھول" کا پہلا ڈراما "عینک" بچوں کی ذہنیت کے عین مطابق ہے۔ اس سبق آموز ڈرامے میں بچوں کو آسان اور عام فہم انداز میں بتایا گیا ہے کہ ٹی وی قریب سے دیکھنے کے کافی نقصانات ہیں۔ دوسرا ڈراما "بدلہ" کے عنوان سے ہے جس میں "شرارت کی سزا" موضوع کو خوب صورتی سے پورٹریٹ کیا گیا ہے۔ اسی طرح قدرت کا انتقام، شارٹ کٹ، دھانوڑی اور کونپلیں میں بھی بچوں کی تربیت کی سعی کی گئی ہے۔ مصنف نے ان ڈراموں میں مکالمہ نگاری پر خوب توجہ دی ہے۔ ایک مکالمہ ملاحظہ ہوں:

امی: "یہ وقار کو کیا ہو گیا ہے۔ کچھ پوچھو اس سے۔"

ابو: "پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے اس کے ساتھ۔ بتاتا بھی کچھ نہیں۔"

امی: "ہر روز صبح بہانے بناتا ہے کہ سکول سے چھٹی کرے۔"

ابو: "اور گھر میں بھی اس کی وہ پہلے والی شرارتیں نہیں رہیں۔"

امی: "مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتی۔" (۱۳)

پروفیسر خالد سہیل ملک: خیبر پختونخوا کے ادیبوں میں پروفیسر خالد سہیل ملک کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے اردو ادب کی خدمت کئی حوالوں سے کی ہے۔ بچوں کے ادب میں خالد سہیل ملک کا کام قلیل مگر جلیل ہے۔"اداس پہاڑ" اور "پری کی مجبوری" ہیں۔" اداس پہاڑ" میں خالد سہیل ملک نے شجر کاری کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے سہل انداز میں پہاڑ کی اداسی کی صورت میں بچوں کو پہاڑوں سے بے تحاشا درختوں کی کٹائی روکنے کا سبق دیا ہے۔ رضی ایک سرسبز و شاداب قصبے میں رہتا تھا۔ وہ دوستوں کے ساتھ پہاڑ کے دامن میں کھیلتا۔ تھوڑے عرصے پہلے اس پہاڑ پر بہت سارے درخت تھے۔ پھر زلزلہ آیا اور گاؤں والوں نے گھروں کی تعمیر کے لیے پہاڑ سے درخت کاٹے۔ اس سے پہاڑ اداس رہنے لگا۔ ایک دفعہ رضی نے خواب دیکھا۔ پہاڑ نے خواب میں رضی سے کہا:

> "قصبے کے لوگوں نے مجھ سے میرا زیور، میرا حسن، میرے درخت چھین لیے ہیں۔ دیکھو میں کتنا گنجا ہو گیا ہوں۔ تم انسان اتنے ظالم کیوں ہوتے ہو۔ اپنے مطلب کے لیے کچھ بھی کر گزرتے ہو۔ مجھ سے میری مٹی روٹھ گئی ہے۔ میں بہت جلد ختم ہو جاؤں گا۔ تباہ ہو جاؤں گا۔"(۱۴)

پروفیسر خالد سہیل ملک کی دوسری کہانی "پری کی مجبوری" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔ نیلم نامی ایک پری انسانوں کے دیس آنے کی خواہش رکھتی ہے۔ اسے پہلے سے بتایا جا چکا ہوتا ہے کہ انسان بے حد ظالم و بے رحم ہوتے ہیں۔ پری انسانوں کے رویوں سے بہت متاثر ہو جاتی ہے۔

رشید احمد صدیقی: رشید احمد صدیقی نے اپنے خیالات کو قلم کی مدد سے تین کتب کی صورت میں پیش کیا۔ "بچوں کے حضورؐ" سیرت محمدؐ پر خیبر پختونخوا میں اپنے طرز کی پہلی تصنیف ہے۔ رشید احمد صدیقی کے سادہ اور عام فہم اسلوب سے مزین یہ کتاب جولائی ۲۰۰۷ء کو ادارہ مطبوعات طلبہ لاہور نے شائع کی۔ کتاب میں واقعات کی ترتیب اور کتاب کے اسلوب کے سلسلے میں کلیم اللہ رقم طراز ہیں:

> "یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کتاب کے تمام واقعات منطقی طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ چوں کہ اس کتاب کی زبان نہایت سادہ اور سلیس ہے لہٰذا ایک عام قاری کے لیے اس کو سمجھنا نہایت آسان ہے۔ "(۱۵)

بچوں کے لیے لکھی گئی رشید احمد صدیقی کی دوسری کتاب "پانچ ستارے" ہے جو ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔ جس میں مصنف نے معروف صحابہ کرام میں سے پانچ صحابہ کا انتخاب کر کے ان پر مضامین لکھے ہیں تاکہ بچوں کو ان عظیم شخصیات کے متعلق آگاہی ہو۔ ان صحابہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل ہیں۔ بچوں کی ذہنیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کتاب میں مصنف نے سادہ اور آسان پیرائے میں بچوں کو نامور صحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کے متعلق بتایا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہوں:

> "ابو بکر کی مکہ میں بڑی حیثیت تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی اسی حیثیت کی بنا پر ان کے ہاتھوں اہم شخصیات نے اسلام قبول کیا۔ ان میں عثمان، عبدالرحمن بن عوف، طلحہ بن عبید اللہؓ، زبیر بن عوام، سعد بن ابی وقاص ابو عبیدہ بن جراح شامل تھے۔ یہ چھ کے چھ عشرہ مبشرہ میں تھے یعنی وہ لوگ جن کو زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی گئی تھی۔"(۱۶)

بچوں کی ذہنیت کے مطابق رشید احمد صدیقی کی لکھی گئی تیسری کتاب "آٹھ جنتی" ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔ اس تصنیف کو "پانچ ستارے" کا تسلسل کہا جاسکتا ہے۔

رحمت عزیز چترالی: رحمت عزیز چترالی نے اردو نثر و شاعری پر مبنی متعدد کتابیں تخلیق کی ہیں جن میں بچوں کا ادب بھی شامل ہے۔ ادب اطفال کے سلسلے میں ان کی واحد کاوش "تلاش" ہے جو چترال کی لوک کہانی پر مبنی ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ رحمت عزیز نے کھوار کی ایک معروف لوک کہانی کو طول دے کر اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔

عمران یوسفزئی: عمران یوسفزئی نے ادبی زندگی کا آغاز کرتے ہوئے مئی ۱۹۹۳ء میں "ماہنامہ پھول" میں آپ کی پہلی تحریر شائع ہوئی۔ آپ نے بچوں کے لیے متعدد تخلیقات پیش کی ہیں مگر کتابی صورت میں ""مانو کے ہنگامے"، "بچوں کی کہانیاں" اور "ڈھینچوں ڈھینچوں" ہی منظر عام پر آئی ہیں۔

"مانو کے ہنگامے" نامی کتابچے میں عمران یوسفزئی نے مزاحیہ انداز اپنا کر ایک بلی (مانو) کی شرارتوں کا ذکر کیا ہے۔ یوں تو بلیاں بہت پیاری اور شریف ہوتی ہیں مگر شرارتی بلیاں لوگوں کو پریشان کرتی ہیں۔ بچوں کے لیے عمران کی ایک کاوش کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے "بچوں کی کہانیاں" کے عنوان سے جنوری ۲۰۲۳ء میں شائع کی جس میں چھے دل چسپ کہانیاں ہیں۔ اس کتاب میں منظر کشی پر خصوصی توجہ دی گئی ہے:

> "سانتا کلاز اپنے مخصوص ڈریس میں ایک بڑے سے تھیلے میں مختلف تحائف بھر رہے تھے۔ پروں کی پھڑ پھڑاہٹ سن کر وہ چونک اٹھے، انہوں نے دیکھا کہ دو خوبصورت کارڈینل پرندے کھڑکی سے اندر آئے تھے۔ ایک کی چونچ میں کوئی کاغذ بھی تھا۔ چنٹو تیزی سے آکر سانتا کلاز کے کندھے پر بیٹھ گیا، منٹو دوسرے کندھے پر جا بیٹھی۔"(۱۷)

حالیہ تخلیقات میں "ڈھینچوں ڈھینچوں" عمران یوسفزئی کا تازہ ترین کتابچہ ہے جو ایک باتصویر کہانی پر مشتمل ہے۔ اس کتابچے کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے مئی ۲۰۲۳ء میں شائع کیا ہے۔ اس کہانی میں مصنف نے نہایت دل چسپ انداز میں قارئین کو بتایا ہے کہ پہلے زمانے میں گدھوں کی آواز بہت سریلی ہوا کرتی تھی۔ پھر گدھوں نے غرور کیا تو قدرت نے اس کے مقابلے میں کوئل کی آواز کی شہرت بڑھادی۔

ابن نیاز: بچوں کی ذہنیت کے مطابق ابن نیاز کی دو کتابیں "پیارے آقا ﷺ کی میٹھی باتیں" اور "چھوٹا جاسوس" کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔ پہلی کتاب میں مصنف نے کہانی کے انداز میں اور باتوں باتوں میں بچوں کو قرآنی آیات و احادیث کی روشنی سے روشناس کرایا گیا ہے۔ اس کتاب میں کل 15 کہانیاں ہیں اور ہر کہانی میں خوب صورت انداز میں حضرت محمد ﷺ کی میٹھی اور پیاری باتوں کو پیش کیا گیا ہے۔ مصنف نے بچوں کو سمجھایا ہے کہ وہ رات دیر گئے تک موبائل، کمپیوٹر وغیرہ کے استعمال سے پرہیز کریں اور عشاء نماز کے بعد جلدی سونے کی کوشش کریں تاکہ فجر کے وقت تازہ دم ہو کر اٹھیں۔ ایک کہانی کے مرکزی کردار نیاز صاحب اپنے بیٹے کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں:

> "بیٹا پہلے قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ سنو." نیاز صاحب نے کہا۔

"اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے رات اس غرض سے بنائی ہے کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو روشن بنایا ہے، یقیناً اللہ کا انسانوں پر بڑا ہی فضل و کرم ہے لیکن اکثر انسان شکر ادا نہیں کرتے ہیں۔"(۱۸)

"چھوٹا جاسوس" ایک ناولٹ ہے جس میں ایک بچہ جاسوس بن کر دشمنوں کو پکڑوالیتا ہے جس ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش میں تھے۔ ایڈونچر سے بھرپور اور قدم قدم پر چونکانے والا ناولٹ محض بچوں کی ہی نہیں، بڑوں کی توجہ بھی حاصل کرنے کی استعداد رکھتا ہے۔

جمیل احمد: جمیل احمد نے بھی بچوں کے لیے لکھا ہے۔ انھوں نے "سورج چاند ستارے" میں سادہ اسلوب میں ننھے منے قارئین کو ستاروں، سیاروں، نظام شمسی، زمین، زمین کی جسامت، زمین کی شکل پر بحث، زمین پر پانی اور خشکی کی تقسیم، مختلف بحروں کا ذکر، مختلف براعظموں کا ذکر، زمین کی گردش، موسم کی تبدیلی، چاند، گرہن، سورج گرہن، چاند گرہن کے متعلق اختصار سے بتایا ہے۔ جمیل احمد بچوں کو ایجوکیٹ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کرہ ارض (زمین) کی کل سطح کا رقبہ تقریباً 510,066,000 مربع کیلومیٹر ہے۔ جس میں 70.8 فی صد حصے پر پانی ہے اور بقیہ 29.2 فی صد حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ زمین پر پانی سمندروں، دریاؤں، ندی نالوں، جھیلوں اور برف کی شکل میں اور خشکی براعظموں کی شکل میں موجود ہے۔ دنیا میں مندرجہ ذیل بڑے بڑے سمندر پائے جاتے ہیں۔ بحر الکاہل، بحر اوقیانوس، بحر ہند، بحر منجمد جنوبی اور بحر منجمد شمالی۔ ان کے علاوہ کئی چھوٹے سمندر ہیں جن کو بحیرے کہتے ہیں۔ اہم بحیرے ذیل ہیں: بحیرہ ہند، بحیرہ قلزم، بحیرہ روم ۔"(۱۹)

اسی طرح "قدرتی آفات" میں مصنف نے بچوں کو آفت کی تعریف، آفات کی قسمیں، قدرتی آفات، ارضی آفات، آبی آفات، سیلاب، گرداب، سونامی، موسمیاتی آفات، برفانی طوفان، خشک سالی، ژالہ باری، گرم لہر، طوفانی گرد باد، طوفانی آندھی، جنگل میں لگنے والی آگ، زلزلہ، آتش فشاں کا پھٹنا، مختلف بیماریاں، انسانوں کی پیدا کردہ آفات وغیرہ کے متعلق مختصر اور آسان پیرائے میں بتایا ہے۔

ڈاکٹر رئیس احمد مغل: انھوں نے بچوں کے لیے کہانیوں سمیت معلوماتی کتابچوں کا سلسلہ شروع کیا۔ مغل صاحب نے بچوں کے لیے ادبی، نصابی اور معلوماتی کتابچے شائع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کا ساماں کیا۔ ان کتابچوں میں چند کے نام یہ ہیں:

کالے شیشوں والی کار، پرعزم بچے، وینس کا سوداگر، حقوق کی کہانی، صنعتی انقلاب، پیارا پاکستان، لوک ورثہ، چار بیماریاں وغیرہ۔ یہ سارے کتابچے جنوری 2012ء میں شائع ہوئے ہیں۔ "کالے شیشوں والی کار" ڈاکٹر رئیس مغل کا ایک کہانی پر مبنی کتابچہ ہے جس میں بچوں کو دوستوں سے گھل مل کر رہنے کا درس دیا گیا ہے۔ "کالے شیشوں والی کار" کا اسلوب انتہائی سادہ اور بچوں کے فہم کے مطابق ہے۔

"پرعزم بچے" چار کہانیوں کا مجموعہ ہے جس میں ایک کہانی "سچی لگن" کے تخلیق کار رئیس مغل ہیں۔ اسی طرح شیکسپیئر کا مشہور ڈراما "وینس کا سوداگر" بچوں کے لیے رئیس احمد مغل کا انگریزی سے ترجمہ کردہ کتابچہ ہے۔ اسی طرح مصنف نے معلوماتی

کتابچوں میں بھی ادبی چاشنی شامل کی ہے۔ انہوں نے "پیارا پاکستان" اور "حقوق کی کہانی" کا آغاز داستانوی انداز میں کیا ہے۔ ایک مثال ملاحظہ ہوں:

> "سخت گرمی کا دن ہے۔ آپ بس سٹاپ پر کھڑے ہیں۔ بس بہت دیر بعد آتی ہے۔ خوش قسمتی سے بہت ساری سیٹیں خالی ہیں۔ آپ جیسے ہی بس میں چڑھنے لگیں کنڈیکٹر کہہ دے کہ آپ بس میں نہیں بیٹھ سکتے کیونکہ آپ پاکستانی ہیں۔"(۲۰)

محمد اسماعیل اتمانزئی: بچوں کے لیے ان کے کتابچوں کے نام یہ ہیں:

خیبر پختونخوا کے چند مشہور آثارِ قدیمہ، قدیم پشاور، کائنات، ہماری زمین، کمپیوٹر کی دنیا، میں کمپیوٹر ہوں، نیلم پری کی سیر، خیبر پختونخوا کے علاقائی کھیل، سبزیوں سے دوستی، انٹرنیٹ کیسے استعمال کریں، پھلوں کی دنیا اور جانوروں کی کہانی جانوروں کی زبانی۔ "پھلوں کی دنیا" بچوں کے لیے بہترین کہانی پر مبنی کتابچہ ہے جس میں دل چسپ و مزاحیہ انداز میں پھلوں کے فوائد بتائے گئے ہیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہوں جب کیلا نومی سے اپنا تعارف کرتا ہے:

> "مجھے تو آپ نے پہچان لیا ہو گا۔ میں ہوں آپ کا دوست کیلا۔ وٹامن اے، بی اور آئی کا خزانہ۔ میں چھوٹے بچوں کی پسندیدہ خوراک ہوں۔ میں انسانوں کو خشک کھانسی، گلے کی خراش، بدہضمی اور معدے کی تیزابیت سے بچاتا ہوں۔"(۲۱)

بچوں کو جنوں اور پریوں کی کہانیوں سے بڑی دل چسپی ہوتی ہے۔ وہ جادوئی مہمات پر مبنی کہانیاں شوق سے پڑھتے ہیں۔ بچوں کے ذوق کو دیکھتے ہوئے اسماعیل اتمانزئی نے کہانی میں "نیلم پری کی سیر" نیلم پری کی زبانی درختوں کی اہمیت پر زور دیا ہے اور جنگلات کی کٹائی کی مذمت کی ہے۔

محمد ارشد سلیم: بچوں کے لیے ۱۵ کہانیوں پر مشتمل ان کا مجموعہ "تم بچے نہیں رہے" اور تین غیر منقوطہ کہانیاں" علی اور ولی" کے عنوان سے شائع ہو چکی ہیں۔ کہانیوں میں ایک ماخوذ اور باقی طبع زاد ہیں۔ ان قصوں میں مصنف نے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا ہے جن سے بچے مثبت تاثر لے سکیں۔ پہلی کہانی "مجھے اجالا چاہئے" میں مصنف نے اپنے گھر، اپنی مٹی اور اپنے خاندان کی محبت کا درس دیا ہے۔ کتاب میں شامل کہانی اقبال کا مصرع "ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا" اور "ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے"، بہترین پیغام پر مبنی خوب صورت کہانیاں ہیں۔ آخر الذکر کہانی میں ایک بچے کی استاد سے محبت اور اس کی خاطر اپنی خواہشات کی قربانی کا ذکر مصنف نے یوں کیا ہے:

> "دادو! میرا اپنا کوئی دکھ نہیں ہے، مجھے دکھ اپنے ٹیچر کے دکھ کا ہے"، فخر نے گہری سانس لی، پھر بولا: "انہیں اپنے بیٹے کی آنکھوں کے علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی اور پرنسپل نے ان کی مالی امداد کی نہ اخلاقی۔۔۔ آنسوؤں میں بھیگا سر تنویر کا چہرہ اب بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔"(۲۲)

"علی اور ولی" کی انفرادیت اس حوالے سے ہے کہ اس میں تین غیر منقوطہ کہانیاں شامل ہیں جو ادب اطفال میں اولین تجربہ ہے۔

ڈاکٹر اسحاق وردگ: اسحاق وردگ نے کہانیوں سمیت بچوں کے لیے شعری کلام بھی پیش کیا ہے جو مختلف رسائل میں چھپا ہے۔ نثر و نظم میں ان کا اسلوب سادہ ہے۔ کہانیوں کے سلسلے میں "یہ ہم سے کیا ہوا؟" میں موصوف کی دو کہانیاں "اور تتلیاں روٹھ گئیں"

اور "اب میں بچہ نہیں رہا" شامل ہیں۔ "اب میں بچہ نہیں رہا" ایک ضدی بچے سفیان کی کہانی ہے جسے والدین بچہ سمجھتے ہیں مگر وہ خود کو ہوشیار اور بڑا سمجھتا ہے۔ وہ والدین کی ہدایات پر عمل نہیں کرتا جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑتا ہے۔ اس کہانی کا اسلوب سادہ ہے ۔مصنف نے منظر نگاری بھی سادہ الفاظ کی مدد سے پیش کی ہے۔

> "اسی دن شام سے کچھ قبل سفیان میاں کالونی میں واقع باغ کی طرف چل پڑے۔ امی جان نے روکا بھی کہ آج سرد ہوائیں چل رہی ہیں اور سفیان نے تو گرم کپڑے بھی تو نہیں پہنے تھے۔ سفیان نے امی کی بات سنی ان سنی کر دی۔ اور چل دیے باغ کو۔ یہی سوچ کر کہ "اب میں بچہ نہیں رہا۔" واقعی سفیان میاں بچے نہیں رہے تھے ورنہ یوں ٹوپی، گرم کپڑے اور سوئیٹر پہنے بغیر ہی گھر سے نکل نہ پڑتے۔ باغ پہنچ کر یوں ٹھنڈی ہواؤں میں بلا خوف و خطر نہ کھیلتے کودتے۔ مگر یہ کیا سفیان کی ناک سے تو پانی بہنا شروع ہو گیا۔ وہ سردی سے کانپنے لگے۔ شدید کھانسی لگ گئی ہے۔ اوہو ہو۔ سفیان صاحب تو برے پھنسے۔"(۲۳)

رئیس احمد مغل کی مرتب کردہ کتاب "پر عزم بچے" کی دوسری کہانی "چھوٹا" کے عنوان سے جس کے خالق ڈاکٹر اسحاق وردگ ہیں۔ "چھوٹا" ایک معصوم بچے کی کہانی ہے جو کھیل کود اور پڑھنے کی بجائے ایک ریسٹورنٹ میں محنت مزدوری کر کے گھر چلاتا تھا۔ اسے پڑھنے سے بے حد لگاؤ ہوتا ہے مگر حالات اسے علم حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ وہ روزانہ کوئی نہ کوئی کتاب پڑھتا ہے۔ اس وجہ سے ریسٹورنٹ کا مالک اسے کام چور سمجھ کر کام سے نکال دیتا ہے۔ مصنف ثابت کرتا ہے کہ وہ محنتی "چھوٹا" بہت سارے لوگوں سے بڑا تھا۔

شاہد انور شیرازی: انھوں نے نثر و شعر میں بچوں کا ادب تخلیق کیا۔ یہ سلسلہ دوران طالب علمی ہی میں شروع ہوا تھا۔ انہوں نے مختلف اخبارات ورسائل کے لیے کہانیاں لکھی ہیں۔ ۲۶ کہانیوں پر مشتمل ان کی کتاب "بھٹکا ہوا سورج" کو بچوں کا کتاب گھر لاہور نے 2021ء میں شائع کی جس میں بچوں کی نفسیات اور دل چسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے قارئین کو حب الوطنی، انسان دوستی، والدین سے محبت کا درس دیا گیا ہے۔ شاہد انور شیرازی نے ان کہانیوں میں کئی خوب صورت مناظر پیش کیے ہیں۔ ایک منظر ملاحظہ ہوں:

> "بازار میں کافی بھیڑ تھی، کھوے سے کھوا چل رہا تھا۔ ہر شخص کے سر پر ہلالی پرچم کی ٹوپی وطن سے محبت کی دلیل پیش کر رہی تھی جب کہ زیادہ افراد اپنے سینے پر ہلالی پرچم کا بیج لگائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، تقریباً ہر دکان کے باہر پاکستانی ہلالی جھنڈیاں لہرا رہی تھیں۔"(۲۴)

ڈاکٹر خالد لطیف کیفؔ: ڈاکٹر خالد لطیف کیفؔ کی شاعری میں رومانیت اور قومیت کی گہری چھاپ ہے۔ انہوں نے طویل اور مقصدی نظمیں بھی لکھی ہیں جن کے ذریعے طلبہ اور جوانوں کے جذبات اور مسائل کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کیفؔ کی شاعری پندرہ سولہ سال کے بچوں کے لیے ہے۔ حمد سے ایک شعر ملاحظہ ہوں:

جیسے چھپا ہے درد، نہاں جیسے بو بھی ہے
مجھ کو دلیل مل گئی مولا کہ تو بھی ہے(۲۵)

اسی طرح خالد لطیف کیفؔ نے دیگر موضوعات کو بھی اس مجموعے میں پیش کیا ہے۔ مجموعی لحاظ سے موصوف کی شاعری چھوٹے بچوں کے لیے نہیں کیونکہ کیفؔ نے مشکل الفاظ استعمال کیے ہیں۔ انداز بھی سہل نہیں۔

حافظ عبد الرزاق: حافظ عبد الرزاق نے ادب اطفال کے سلسلے میں اپنی پہلی کتاب "بلیک فائٹرز" کے عنوان سے بچوں کا کتاب گھر لاہور سے ۲۰۱۷ میں شائع کروائی۔ اس کتاب میں کل ۲۶ کہانیاں ہیں۔ مصنف نے ہر کہانی میں بچوں کو کوئی نہ کوئی پیغام ضرور دیا ہے ۔ جن میں خدا کی فرماں برداری، اللہ تعالیٰ کے احکامات کا بار بار ذکر، قرآن و احادیث کے حوالے، بزرگان دین کے اقوال کے ذریعے بچوں کی تربیت کار فرما ہے۔

حمزہ حسن شیخ: افسانہ نگار، ناول نگار، مترجم، کہانی کار حمزہ حسن شیخ کی بچوں کے لیے آپ کی اب تک تین کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ مٹی کی خوشبو، آکاش کا جھومر اور بن پنکھ کے پنچھی۔ مٹی کی خوشبو ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔ اس مجموعے میں شامل کہانیوں کے موضوعات میں تنوع پایا جاتا ہے۔ خورشید ربانی لکھتے ہیں:

> "حمزہ نے اپنی کہانیوں میں قیام پاکستان کے وقت ہجرت کے دوران ہونے والے مظالم پر بھی قلم اٹھایا ہے کہ بچوں کو اور بالخصوص نئی نسل کو قیام پاکستان کے مقاصد اور سلسلہ میں دی گئی قربانیوں سے آگاہ کرنا بھی ضروری ہے۔"(۲۶)

"آکاش کا جھومر" ۲۰۰۷ء میں اشاعت میں پذیر ہوئی۔ یہ پہلے مجموعے کا تسلسل ہے۔ اس میں بھی معاشرتی برائیوں کی نشان دہی اور حب الوطنی کا درس، اسلاف کے کارناموں سے آگاہی اور وطن کی خاطر قربان ہونے والوں کا ذکر، طلبہ میں نقل کے رجحان پر بھی لکھا ہے۔ مسئلہ کشمیر پر بھی کہانی ہے۔ بعض کہانیوں میں طنز و مزاح کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔

مستقیم خان: مستقیم خان نے بچوں کے لیے باقاعدہ لکھنے کا آغاز ۱۹۹۹ء میں شاہین اقبال ڈائجسٹ پشاور میں کہانی لکھنے سے کیا۔ ادب اطفال کے حوالے سے ان کا اہم کام نسل نو کے لیے چار کتب تخلیق کرنا ہے جو خیبر پختونخوا میں ادب اطفال کے خزانے میں بہترین اضافہ ہے۔ ان کتابوں کے نام یہ ہیں: اقبال نامہ (نسل نو کے لیے)، وطن نامہ (نسل نو کے لیے)، قائد نامہ (نسل نو کے لیے) اور سیرت نامہ (نسل نو کے لیے)۔

شاہ محمود مومند: شاہ محمود مومند کی بچوں کے لیے واحد شائع شدہ کتاب "نوجوانوں کے رہنما قائد اعظم" ہے جو ستمبر ۲۰۱۸ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد کی طرف سے بہترین کتاب کا ایوارڈ بھی ملا ہے۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی اس کا اسلوب ہے جو عام فہم اور سلیس ہے۔ کتاب میں قائد اعظم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بھی شامل ہیں۔ ایک واقعہ ملاحظہ ہوں:

> "قائد اعظم جب بیمار تھے تو ایک خاتون ڈاکٹر ان کی خدمت پر مامور تھیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم نے میری بہت خدمت کی ہے بتاؤ میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں تو اس نے کہا کہ میری ٹرانسفر میرے آبائی شہر میں کروادیں تو آپ نے کہا کہ یہ میرا کام نہیں یہ وزارت صحت کا کام ہے۔"(۲۷)

جنید احمد صدیقی: جنید احمد صدیقی بچوں کے لیے کے لیے تواتر سے لکھنے والے ادیب ہیں۔ ان کی تخلیقات مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہو کر ادب اطفال کی وسعت میں اضافے کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ اپنی کہانیوں کو یکجا کر کے صدیقی صاحب نے "کامیابی کی سیڑھی" کے عنوان سے محفوظ کر لیا ہے۔ یہ ان کی پہلی کاوش ہے جس میں کل 27 کہانیاں شامل ہیں۔ "سالگرہ مبارک" نامی کہانی میں سالگرہ منانے کی روک تھام پر زور دیا گیا ہے۔ اس طرح کی کہانیاں جدید ادب اطفال کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ سالگرہ بچوں کے

لیے اہم ترین تقریب ہے جبکہ مذکورہ کہانی میں اس خاص دن سے مصنف نے بچوں کو منع کیا ہے۔ مصنف نے دیگر کہانیوں میں بھی ناصحانہ انداز اپنایا ہے۔

مجموعی لحاظ سے ماضی کی نسبت حال میں خیبر پختونخوا میں بچوں کے ادب کے سلسلے میں تسلی بخش کام ہو رہا ہے۔ فنی حوالے سے بچوں کا ادب قابل قبول ہے مگر فکری لحاظ سے یہاں کے ادیبوں کو کافی مطالعے کی ضرورت ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہمارے ادبا کے ہاں ایسے موضوعات بھی بچوں کے ادب میں شامل ہیں جن سے بچوں کو بہت دور رکھنا چاہیے۔ ان میں دہشت گردی، ٹائم بم، خودکش حملے جیسے نازک موضوعات شامل ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص: ۵۳۳

۲۔ گیان چند، ڈاکٹر، ادبی اصناف، گجرات: اردو اکادمی، ۱۹۸۹ء، ص: ۱۶۰

۳۔ رضا ہمدانی، کہانی: مکار فقیر، مشمولہ: بچوں کی کہانیاں، اسلام آباد، لوک ورثہ، ۱۹۷۹ء، ص: ۵۵

۴۔ خاطر غزنوی، ننھی منھی نظمیں، کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۶۸ء، ص: ۸

۵۔ محسن احسان، پھول پھول چہرے، کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، ۱۹۹۳ء، ص: ۵

۶۔ عارف علی خان غوری، گنگناتے گیت، پشاور، امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۲۲

۷۔ عارف علی خان غوری، گنگناتے گیت، پشاور، امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۷

۸۔ شجاعت علی راہی، کہانی، طالبان، مردوں کے درمیان، مشمولہ: چڑیوں کی چہکار، سوات: شعیب سنز پبلشرز، ۲۰۱۸ء، ص: ۱۳۵

۹۔ شجاعت علی راہی، نظم: حمد، مشمولہ، الف سے امی، اسلام آباد، کے اینڈ ایچ پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص: ۵

۱۰۔ عنایت اللہ فیضی، بچوں کا چترال، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۷ء، ص: ۶۔۷

۱۱۔ ڈاکٹر پرویز مہجور خویشکی، بچوں کے روایتی گیت، اسلام آباد، لوک ورثہ، ۲۰۰۸ء ص: ۳۲

۱۲۔ محمد شاہد آف رستم، پشتو لوک کہانیاں، اسلام آباد، لوک ورثہ، ۲۰۰۸ء، ص: ۹۴

۱۳۔ الطاف احمد شاہ، ڈراما، قدرت کا انتقام، مشمولہ: بولتے پھول، خیبر پختونخوا، ڈائیریکٹوریٹ آف کلچر، ۲۰۱۲ء، ص: ۳۷

۱۴۔ خالد سہیل ملک، اداس پہاڑ، پشاور، امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۲

۱۵۔ کلیم اللہ، رشید احمد صدیقی (دیر) کی نثر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم فل، پشاور: قرطبہ یونیورسٹی، ۲۰۲۱ء، ص: ۱۲

۱۶۔ رشید احمد صدیقی، پانچ ستارے پشاور، بکس آن ویلز پبلیکیشنز، ۲۰۱۸ء، ص: ۱۷

۱۷۔ عمران یوسفزئی، کہانی، چنٹو منٹو، مشمولہ: بچوں کی کہانیاں، اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۲۳ء، ص: ۲۴

۱۸۔ ابن نیاز، "پیارے آقا ﷺ کی میٹھی باتیں"، ملتان: کرن کرن روشنی، ۲۰۲۲ء، ص: ۷۸

۱۹۔ جمیل احمد، سورج چاند سیارے، پشاور، امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۷

۲۰۔ رئیس احمد مغل، کالے شیشوں والی کار، پشاور: اُمی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۰۔۱۱

۲۱۔ محمد اسماعیل اتمانزئی، پھلوں کی دنیا، پشاور، اُمی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۱

۲۲۔ محمد ارشد سلیم، کہانی، ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے، مشمولہ: تم بچے نہیں رہے، چارسدہ، حمنا پبلیکیشنز، ۲۰۱۳ء، ص: ۴۱

۲۳۔ ڈاکٹر اسحاق وردگ، کہانی، اب میں بچہ نہیں رہا، مشمولہ: "یہ ہم سے کیا ہوا؟"، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱۳

۲۴۔ شاہد انور شیرازی، کہانی، ساری انگلیاں ایک جیسی نہیں ہوتیں، مشمولہ: بھٹکا ہوا سورج، لاہور: بچوں کا کتاب گھر، ۲۰۲۱ء، ص: ۱۳

۲۵۔ خالد لطیف کیف، کیف اول، پشاور: امی سوشیو ایجوکیشنل سروسز، ۲۰۱۲ء، ص: ۱

۲۶۔ خورشید ربانی، حمزہ حسن شیخ اور بچوں کا ادب، روزنامہ اوصاف، ۲۶۔ جنوری ۲۰۱۴ء، ص: ۵

۲۷۔ شاہ محمود مومند، نوجوانوں کے رہنما قائداعظم، اشاعت خود، ۲۰۱۸ء، ص: ۵۷

References in Roman Script:

1. Saleem Akhtar, Dr,Urdu Adab Ki Mukhtasar Tareen Tareekh, Lahore, sang-e-meel publications, 2003, p:533
2. Gyan chand, Dr, Adabi Asnaaf, Gujraat, Urdu academy, 1989, p:160
3. Raza Hamdani, kahani: Makkar Faqeer, Mashmoola, Bachon Ki Kahanian, Islamabad, Lok virsa, 1979, p:55
4. Khatir Ghaznavi ,Nanni Munni Nazmien, Karachi, Anjuman-e-Taraqqi Urdu Pakistan, 1968,p:8
5. Muhsin ihsan,Phool Phool Chehre, Karachi, Hamdard Foundation Press, 1993,p:5
6. Arif Ali Khan Ghauri,Gungunate Geet, Peshawar, Ummi socio educational services, 2012,p:22
7. Arif Ali Khan Ghauri,Gungunate Geet, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,p:17
8. Shujaat Ali Rahi,Kahani, Taliban Murdon ke darmiyan, Mashmoola, Chirion ki Chehkaar, Swat, Shoaib sons Publishers, 2018,p;135
9. Shujaat Ali Rahi,Nazam,Hamd, Mashmoola, Alif se Ammi, Islamabad: K and H publications, 2012,p;5
10. Inayat ullah Faizi,Bachon ka chitral, Islamabad: National Book Foundation, 2017, p:6,7
11. Dr.Parvez Mahjoor Khweshki,Bachon ke Riwayati Geet, Islamabad: Lok virsa , 2008,p:32
12. Muhammad Shahid of Rustam,Pushto Lok kahanian, Islamabad: Lok virsa , 2008,p:94
13. Altaf Ahmad Shah,Drama:Qudrat ka inteqam, Mashmoola: Bolte Phool, Khyber Pakhtunkhwa, Directorate of culture, 2012, p:37
14. Khalid Suhail Malik, "Udaas Pahar", , Peshawar: Ummi socio educational services, 2012, p:12
15. Kaleem Ullah, Rasheed Ahmad Siddiqui(Dir) ki nasar ka tehqeeqi o tanqeedi jaiza, Gher matbooa maqaala braye M.phil, Peshawar : Qurtuba University, 2021, p:12

16. Rasheed Ahmad Siddiqui, Paanch Sitaare, Peshawar: Books on Wheels publications, 2018,p:17
17. Imran yousafzai, kahani: chintoo mintoo, mashmoola: bachon ki kahanian, Islamabad: National Book Foundation, 2023,p:24
18. Ibn e niaz, Pyare Aaqa(PBUH) ki meethi batien, Multan, kiran kiran roshni, 2022,p:78
19. Jameel Ahmad, Sooraj chaand sitaare, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,p:7
20. Raees Ahmad Mughal, kale sheeshon wali car, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,pp:10,11
21. Muhammad Ismail utmanzai, phalon ki dunia, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,p:11
22. Muhammad Arshad saleem, kahani: hai log wahi jahan me ache, mashmoola: tum bache nahi rahe, charsadda: Hamna Publications, 2013,p:41
23. Ishaq wardag, Dr, kahani: ab me bacha nahi raha, mashmoola:ye hum se kia howa?, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,p:13
24. Shahid Anwar Shirazi, kahani, saari unglian ek jaisi nahi hotien, mashmoola: Bhatka howa sooraj, Lahore: bachon ka kitab ghar, 2021, p:13
25. Khalid Lateef Kaif, Kaife Awwal, Peshawar: Ummi socio educational services, 2012,p:1
26. Khursheed Rabbani, Hamza Hassan Sheikh awr bachon ka adab, roznama Ausaaf, 26 january 2014, p:5
27. Shah Mehmood Momand, Nojawano ke Rehnuma Quid e azam , ishaat e khud, 2018,p:75